

مال تجارت کی قیمت کم ہو گئی تو زکوٰۃ کس قیمت سے ادا کی جائے؟

تاریخ: 29-02-2024

ریفرنس نمبر: IEC-0167

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے ایک نجی سوسائٹی کے قریب تقریباً 1 کروڑ روپے کا پلاٹ بیچنے کی غرض سے لیا تھا اور اب بھی وہ اپنی اسی نیت پر قائم ہے، لیکن اب سال کے اختتام پر اس پلاٹ کی قیمت کم ہو کر تقریباً 50 لاکھ روپے رہ گئی ہے، یہ ارشاد فرمائیں کہ اس پلاٹ کی زکوٰۃ کس حساب سے نکالی جائے گی؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

بیچنے کی نیت سے خریدی جانے والی چیز کو مال تجارت کہتے ہیں، اور شرعی مسئلہ یہ ہے کہ سال گزرنے پر مال تجارت کی مارکیٹ میں جو قیمت ہوگی اسی کا اعتبار کرتے ہوئے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ پوچھی گئی صورت میں اگر واقعی مذکورہ پلاٹ کی مارکیٹ ویلیو سال کے اختتام پر 1 کروڑ سے کم ہو کر 50 لاکھ روپے ہو چکی ہے تو اسی مالیت پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہوگا۔

جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: ”تعتبر القيمة عند حولان الحول“ یعنی: سال کے اختتام پر مال کی جو قیمت ہے اس قیمت کا اعتبار ہوگا۔

(فتاویٰ ہندیہ، جلد 1، صفحہ 179، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”تجارت کی نہ لاگت پر زکوٰۃ ہے نہ صرف منافع پر، بلکہ سال تمام کے وقت جو زر منافع ہے اور باقی مال تجارت

کی جو قیمت اس وقت بازار کے بھاؤ سے ہے، اُس پر زکوٰۃ ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ 158، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

خلیفہ اعلیٰ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”مال تجارت میں سال

گزرنے پر جو قیمت ہوگی اس کا اعتبار ہے۔“

(بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 907، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسوله اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

18 شعبان المعظم 1445ھ / 29 فروری 2024ء

